اشاعت نمبر 26

بفیضان نظر بابا عمر قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

ویلنٹائن ڈے

کی تباہ کاریاں

سگ عطار و برکات

مرتب کردہ: محمد محمود میاں قادری برکاتی

باہتمام: بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی حیدرآباد سندھ پاکستان

وقت کو اپنے انمول بناؤ

وقت کو اپنے انمول بناؤ عشق رسول سے دل کو سجاؤ
درود و سلام زبان پہ سجاؤ نبی کی یاد دل میں بساؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ
ہر لمحہ عبادت میں گزرے گا وقت کا صحیح استعمال ہوگا
عبادت میں مزا ہی مزا ہوگا اپنے وقت کو مزے دار بناؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ
عشق رسول میں گم رہتے تھے ہر صحابہ ہر تابعی و ہر تابع تابعہ
ہر آئمہ ہر شہنشاہ و ہر اللہ والا اُنکے نقش قدم پہ جبیں جھکاؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ
عشق رسول جس کو مل گیا زندگی کا قرینہ اس کو مل گیا
قبر و حشر میں اُس کے امن ہوگا بخت کو اپنا مقدر بناؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ
ویلنٹائن ڈے کو مت بناؤ جو بنائے اُن کو تم سمجھاؤ
اِن سازشوں کو ناکام بناؤ صالحین کی صحبت کو کیمیا بناؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ
محمود قادری کی نصیحت نوجواں سمجھو جوانی کی نعمت کو سنبھالو
اپنے آپ کو بربادی سے بچاؤ اچھوں کے ساتھ خود کو اچھا بناؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ

بفیضان نظر بابا عمر قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

۷۸۶

۹۲

۳۱۶

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ﷺ

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا

جو کرم مجھ پر میرے نبی کردیا

میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں

مجھ کو ہر غم سے رب نہ بری کردیا

اللہ رب العالمین کا ہر گھڑی، ہر پل، ہر ساعت شکر عظیم کہ اس نے ہمیں اپنا محبوب عطا فرمایا اور اپنے محبوب سے محبت کرنے کا حکم بھی فرمایا۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اللہ عزوجل کی محبت ہے اور در حقیقت اصل محبت تو ہے ہی یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اولیاء کرام سے محبت کی جائے۔

دراصل معاملہ کچھ یوں ہے کہ یہودی اور نصرانی اور غیر مسلم قوتوں نے مسلمانوں کے بازو کا زور آزما لیا۔ کہ ان ک سینوں میں جو دل ہے اس دل کو نبی پاک ﷺ کی محبت سے خالی کردیا جائے۔ اسی محبت کی وجہ سے مسلمانوں کو ہر معاملے میں اللہ عزوجل کی طرف سے غیبی مدد ملتی رہتی ہے۔ بظاہر ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا مگر ان کا دل خوف خدا اور عشق رسول سے سرشار ہوتا ہے وہ ہر معرکے میں اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر کامیاب ہوجاتے ہیں۔ لہذا طاغوتی قوتوں نے سوچا کہ مسلمانوں کے دلوں سے اس محبت کو نکال کر ان کو کھوکھلا کردیا جائے۔ لہذا اس نے دو ہتھیار استعمال کئے۔ ایک دولت دوسری عورت۔ جو ان ہتھیار کی زد میں آ گیا وہ طرح طرح کے فتنوں میں پھنس گیا۔

یہ ویلنٹائن ڈے بھی انہیں ہتھیاروں کا ایک نمونہ ہے مسلمانوں نے یہودیوں کے جھانسے میں آ کر ان کی پالیسیوں ان کے کرتوتوں کا مکمل ساتھ دیا۔ کبھی کسی غیر مسلم نے اسلامی تہوار ذوق وشوق کے ساتھ اپنایا؟ کبھی نہیں۔ لیکن مسلمان غیر مسلموں کے ان تہواروں کو اس شان سے مناتے ہیں جیسے یہ ان کے اپنے مذہبی تہوار ہیں۔ ولنٹائن ڈے کیا ہے۔ کیوں منایا جاتا ہے کون لوگ مانتے ہیں اور کس طرح مناتے ہیں یہ سب تو آپ اس کتاب میں پڑھ ہی لیں گے لیکن میں ناقص العمل اپنی اصلاح کرتے کے

لئے یہ ضرور لکھوں گا کہ اللہ مجھے اور تمام مسلمین کو اللہ کے محبوب کی سیرت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ محبوب جو امت کا خیر خواہ ہے قرآن مجید میں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں
وہ ہی رب ہے جس نے تم کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا تجھے حمد ہے خدایا

اللہ پاک بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی اور اس کے روئے رواں جناب محمد محمود میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی پر اپنی رحمتوں برکتوں اور سلامتیوں کی بارش نازل فرمائے اور حضور تاج العماء قدس سرہ کے صدقے اور میرے پیارے پیر و مرشد بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے دین متین سے محبت اور اس پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاک پائے مشائخ اعظام

محمد عمران میاں برکاتی ولد محمد سلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیاءللہ

سرکارِدوعالم نورِمجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مجھ پر ۱۰۰۰ مرتبہ درودشریف پڑھا۔ وہ مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنامقام نہ دیکھ لیں۔

الصلوة و السلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوة و السلام علیک یا نبی اللہ

الصلوة و السلام علیک یا نور اللہ

عرض مرتب

بے شمار نعمتیں:

اللہ عزوجل نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں جس کا شمار نا ممکن ہے قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (۱۳ پارہ ۱۷واں رکوع ۳۴ آیت)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے

ہر نعمت اپنے اندر برکتیں سموئے ہوئے ہے انہیں نعمتوں میں ایک نعمت جوانی ہے یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کی قدر بوڑھا انسان ہی جان سکتا ہے۔ لہذا جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جان کر اس میں اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا وخوشنودی میں گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مگر افسوس صد افسوس یہ جوانی جو کہ دیوانی ہوتی ہے جوانی میں گل چھرے اڑانے موج مستی اور دیگر خرافات میں گزارنے کے بجائے عبادت میں گزارے ورنہ بڑھاپے میں پچھتاوا ہوگا اپنے وقت کو دینی مصروفیات میں صرف کریں نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔ شیطان جوانی کو برباد کرنے کے لئے طرح طرح کی مصروفیات مہیا کرتا رہتا ہے۔ اُس کی مصروفیات میں ایک مصروفیت ''ویلنٹائن ڈے'' ہے۔ جس میں نوجوان اپنی جوانی کو برباد کرنے کے

لئے تیار نظر آتا ہے اور اپنے خیالی محبوب کو حاصل کرنے کے لئے اس سے اپنی جسمانی خواہش کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے تیار نظر آتا ہے یہ ویلنٹائن ڈے کیا ہے۔اس موضوع پر لکھنے کی بزم دائرۃ البرکات کوشش کر رہی ہے ویلنٹائن ڈے کے مطابق لکھنے سے پہلے جوانی کے مطابق کچھ تحریر کیا جائے گا۔پھر ویلنٹائن ڈے کی تاریخ اور پھر حقیقی عشق کے مطابق لکھنے کی کوشش کی جائے گی۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہماری یہ تحریر لوگوں کے دلوں میں اتر جائے اور ہم صحیح معنوں میں حقیقی عشق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

سگ عطار و برکات

محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ

یکم شب شوال لیلۃ الجائزہ

بروز شب اتوار ۱۴۲۸ھ

بہترین جوان

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہتر وہ جوان ہے جو بوڑھوں کے مثل ہو اور بدتر وہ بوڑھا ہے جو جوانوں کے مانند ہے۔(انیس الواعظین)

موت جوانی نہیں دیکھتی

جوان شخص میں یہ کمال ہو کہ وہ اپنے آپ کو بوڑھا جانے، موت کے قریب سمجھے۔ شیطان جوان کو وسوسہ ڈالتا رہتا ہے کہ تو تو ابھی جوان ہے ابھی تیرے موج مستی کے دن ہیں بڑھاپے میں خوب عبادت کر لینا۔ نماز تو نماز، تہجد کی نماز بھی ادا کرنا، خوب حج، عمرے کرتے رہنا۔ لہذا جوان کو ہر وقت یہ خیال دل میں رکھنا چاہیے کہ موت کبھی بھی آسکتی ہے موت جوانی نہیں دیکھتی۔ جس کا وقت ہو جاتا ہے وہ چلا جاتا ہے آپ نے ننھی منی وہ کلیاں نہیں دیکھیں کہ ابھی وہ کھلی بھی نہ تھی کہ موت نے اپنی آغوش میں لے لیا؟ تو جوانوں کو مرتے نہیں دیکھا؟ کل اپنی جوانی پر اتراتا تھا آج منوں مٹی کے نیچے دبا ہوا ہے اُس کا حسن خاک میں مل گیا اُس کی جوانی مٹی میں مل گئی۔ اُس کے خوبصورت گالوں پر کیڑے مکوڑے چمٹ گئے اُس کی خوبصورت سلکی بال سر سے جھڑ گئے آہ! اس کا رعب و دبدبہ اس کے ارمان مٹی میں مل گئے لہذا جوانی نعمت ہے اس کی قدر کریں اس پر اترائے نہیں عبادت کر کے رب کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے
تو بجا لے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

فرشتوں کی ندا

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر روز ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے جوانوں اپنی جوانی ضائع نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔

کچھ ہاتھ نہیں آئے گا

جوانی گزر جانے کے بعد احساس دلاتی ہے اور انسان کا ضمیر اس کو اس بات پر ملامت کرتا ہے کہ تو نے اپنی جوانی دنیا کی

رنگینیوں میں، بے ہودہ خرافات میں بری صحبت میں برباد کردی مگر اب فقط پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ بچپن کھیل میں گزر جاتا ہے جوانی مستی میں کسی شاعر نے کہا ہے

بچپن	کھیل	میں	کھویا
جوانی	نیند	بھر	سویا
بڑھاپا	دیکھ	کر	رویا

جوان کی توبہ

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جوان کی ایک رکعت بوڑھے کی دس رکعتوں سے افضل ہے اور جوان کی توبہ کو اللہ عزوجل دوست رکھتا ہے۔

بلی حج کو چلی

محترم جوان بھائیو ذرا سر کو دل کی طرف جھکا کر سوچیں جوانی کی عبادت میں کتنی برکتیں ہیں۔ بوڑھا تو عبادت کرتا ہی ہے توبہ بھی کرتا ہے عبادت اس لئے کرتا ہے کہ وقت گزارنے کے لئے اُس کے پاس کوئی مصروفیت نہیں ہوتی۔ بچے جوان شادی شدہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی اپنی بیوی بچوں میں مصروف ہوتے ہیں اُس بوڑھے کے پاس بیٹھنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا کام کاج کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اب وہ بیچارہ مسجد کا سہارا لیتا ہے نماز اور قرآن پڑھتا ہے رات کو نیند نہیں آتی تو اٹھ کر تہجد پڑھ لیتا ہے یہ سب عبادت وہ مجبوری میں کر رہا ہے مگر جوان جس کے پاس ہمت بھی ہے طاقت بھی ہے نیند کا غلبہ بھی ہے دوستوں کی آمد ورفت بھی ہے دولت کا انبار بھی ہے طرح طرح کی فرمائش بھی ہیں ان سب کو قربان کر کے وہ اللہ عزوجل کی یاد کی طرف دوڑتا ہے تو اللہ عزوجل بہت خوش ہوتا ہے۔ جوانی میں گناہوں کی زندگی کو چھوڑ کر توبہ کی طرف آتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اُس کو دوست رکھتا ہوں لہذا جوانی کی نعمت کا شکر ادا کریں۔ شیطان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی طرح اس کی جوانی برباد ہو جائے لہذا اس نے طرح طرح کے پروگرام دینے شروع کر دیئے۔ ویلنٹائن ڈے یہ بھی ایک نوجوانوں کو تباہی کی طرف لے جانے کا موقع ہے کہ نوجوان ویلنٹائن ڈے بنانے کے چکر میں پھنس جائے اور اپنی جوانی برباد کر دے اور پھر پچھتاوا ہی پچھتاوا ہے۔

ویلنٹائن ڈے کیا ہے؟

روم کے بادشاہ کلاڈیس دوم کے وقت میں روم کی سرزمین مسلسل جنگوں کی وجہ سے جنگوں کا مرکز بنی رہی اور یہ عالم ہوا کہ ایک وقت کلاڈیس روم کی اپنی فوج کیلئے مردوں کی بہت کم تعداد آئی۔ جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ روم کے نوجوان اپنی بیویوں اور ہم سفروں کو چھوڑ کر پردیس جانا پسند نہ کرتے تھے۔ بادشاہ کلاڈیس نے یہ حل نکالا کہ ایک خاص عرصے کیلئے شادیوں پر پابندی لگادی جائے۔ تاکہ نوجوان فوج میں داخل ہو سکے اس موقع پر سینٹ ویلنٹائن نے سینٹ ماریس کے ساتھ مل کر خفیہ طور پر نوجوان جوڑوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا۔ ان کا یہ مقصد چھپ نہ سکا۔ لہذا کلاڈیس کے حکم پر سینٹ ویلنٹائن کو گرفتار کرلیا گیا۔ اذیتیں دے کر 14 فروری 269 عیسوی کو قتل کردیا گیا۔ لہذا 14 فروری سینٹ ویلنٹائن کی موت کے باعث اہل روم کے لئے معتبر و محترم دن قرار پایا۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ملتا ہے سینٹ ویلنٹائن نام کا ایک معتبر شخص برطانیہ میں بھی تھا۔ یہ بشپ آف ٹیرنی تھا۔ جسے عیسائیت پر ایمان کے جرم میں 14 فروری 269 عیسوی کو پھانسی دے دی گئی تھی کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران بشپ کو جیلر کی بیٹی سے محبت ہوگئی اور وہ اسے محبت بھرے خطوط لکھا کرتا تھا اس مذہبی شخصیت کے ان محبت ناموں کو ویلنٹائن کہا جاتا ہے۔ چوتھی صدی عیسوی تک اس دن کو تعزیتی انداز میں منایا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اس دن کو محبت کی یادگار کا رتبہ حاصل ہوگیا اور برطانیہ میں اپنے منتخب محبوب اور محبوبہ کو اس دن محبت بھرے خطوط، پیغامات، کارڈز اور سرخ گلاب بھیجنے کا رواج پا گیا۔

چمچہ، دل اور محبت کی چابی

برطانیہ سے رواج پانے والے اس دن کے بعد میں امریکہ اور جرمنی میں بھی ویلنٹائن ڈے منایا جانے لگا تھا۔ تاہم جرمنی میں دوسری جنگ عظیم تک یہ دن منانے کی یہ روایت نہیں تھی۔ برطانیہ میں 14 فروری کو لکڑی کے چمچ تحفے کے طور پر دیئے جانے کے لئے تراشے جاتے اور خوبصورتی کے لئے ان کے اوپر دل اور چابیاں لگائی جاتی تھی تحفے وصول کرنے والے کے لئے اس بات کا اشارہ ہوتا کہ تم میرے دل کو اپنی محبت کی چابی سے کھول سکتے ہو۔

اب یہ رسم مسلمانوں میں بھی رائج ہونے لگی۔ اب مسلمان نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی 14 فروری کو محبت کا دن کہنے لگے

ہیں آپ کو جو تاریخ بتائی گئی اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اس دن کی شریعت میں کوئی اہمیت نہیں ہم اللہ عزوجل کے بندے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں جو دن ہمیں نصیب ہوئے ان کو ہم یادگار بنائیں۔ مسلمانوں کے جو خاص ایام، خاص مہینے ہیں ان میں اللہ عزوجل کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ 14 فروری کو نوجوان اپنے محبوب کو پھول یا کارڈ دے کر محبت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ عارضی محبت کسی کام کی نہیں۔ آج نوجوان اپنے عارضی محبوب کو لفاظی جملوں میں محبت کا اظہار کرتا ہے کہ تم بہت اچھی لگتی ہو میں تمہاری لئے سب کچھ کر سکتا ہوں۔ محبوبہ کی محبت میں نوجوان سر دھڑ کی بازی بھی لگا دیتا ہے۔ جو محبوبہ کہتی ہے وہ کرتا ہے ماں، باپ کو چھوڑنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ اسی موقع پر ایک واقعہ یاد آ رہا ہے سناتا ہوں۔

واقعہ

ایک نوجوان کا ایک نوجوان لڑکی پر دل آ گیا۔ رفتہ رفتہ معاملہ بڑھتا گیا محبت کا اظہار ہوا لڑکی نے امتحان لینے کیلئے اُس سے کہا مجھ سے محبت کرتے ہو اس نے کہا ہاں۔ لڑکی نے کہا میں جب مانوں گی کہ تم اپنی ماں کا دل سینے سے نکال کر لے آ ؤ وہ پاگل دیوانہ لڑکی کی محبت کا شکار ہو چکا تھا اس نے کچھ بھی نہیں سوچا اور جا کر ماں کو گرایا خنجر سینے میں ڈالا اور سینہ چاک کر کے دل نکال لیا ماں مر گئی وہ دل لے کر اپنی محبوبہ کے پاس گیا۔ جب محبوبہ نے یہ دیکھا تو وہ کانپ گئی اور کہنے لگی اے نادان تو جب اپنی ماں کا نہ ہو سکا تو میرا کیا ہو گا یہ کہہ کر وہ بھاگ گئی۔

آپ نے پڑھا آج کا نوجوان بھی اسی طرح کی حرکتیں کرتا نظر آ رہا ہے ماں کے دل کو تو نہیں نکال سکتا مگر ماں کے دل کو اپنی محبوبہ کی خاطر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے وہ ماں جو اپنے لخت جگر کو اپنے خون سے سینچ کر پروان چڑھاتی ہے اپنی خوراک کا ایک حصہ اپنے دودھ کے ذریعے اُسے پلاتی ہے اُس کو سردی گرمی سے بچاتی ہے اُس کی صحت کا خیال رکھتی ہے وہ بچہ جب جوان ہو جاتا ہے ماں کے ارمان بھی جوان ہوتے ہیں کہ میرا بیٹا اب بڑا ہو گیا ہے میرے بڑھاپے کا سہارا بنے گا وہی لڑکا اب اپنی محبوبہ کے چکر میں آ کر ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی محبوبہ کی بات میں آ جاتا ہے محبوبہ کا ہو کر رہ جاتا ہے یہی محبوبہ جو اپنے ماں باپ کی نہ ہوئی اپنے ماں باپ کی عزت کی پرواہ نہ کی یہ اس کی عزت کو کیا رکھے گی لہذا عارضی محبت میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے محبت جس سے ہوتی ہے اُس محبوب کی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے آج کا نوجوان اپنی Girl Friend سے محبت کا دعوی کرتا ہے وہی محبوبہ ایک دو دن تک دانتوں میں پیسٹ نہ کرے تو منہ میں بدبو ہو جائی گی اور اس کا محبوب اُس سے دور بھاگے گا اگر اسی محبوبہ کے پورے چہرے پر خون اور پیپ کے دانے ہو جائیں تو کل تک تو وہ اُس کے چہرے کی تعریف کرتا تھا آج اُس کا چہرہ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا یہ تو کوئی

محبت نہ ہوئی یہ عارضی محبت ہے حقیقی محبت تو اللہ عزوجل سے اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونی چاہیئے ہم اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کریں گے تو اللہ ہم سے محبت کرے گا۔قرآن کریم میں خود پروردگار ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ:اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔(ترجمہ کنزالایمان)

اللہ عزوجل اپنے کلام پاک میں خود ارشاد فرما رہا ہے کہ تم میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اُن کی اطاعت کرو میں خود تم سے محبت کرونگا۔لہذا محبت کا مرکز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں اُس کا ایمان بھی نہیں۔جنھوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعشق کیا وہ عالی مقام پر فائز ہو گئے اور وقت کے امام بن گئے۔

جو آپ کے غلام ہیں
وہ وقت کے امام ہیں

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت عاشقوں کا معیار ہے۔سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ کی بات کرتے ہیں یہ ایک واحد شہر ہے جس کی تعریف میں نہ جانے کتنے قصیدے لکھے گئے، لکھے جا رہے ہیں اور قیامت تک لکھے جاتے رہیں گے۔عشاق مدینے کی حاضری کے لئے روتے نظر آتے ہیں شب و روز مدینے کی یاد میں تڑپتے نظر آتے ہیں یہ مدینہ عاشقوں کو اپنی یاد میں رلاتا ہے کوئی جنت کے لئے نہیں روتا، دعا ضرور کرتے ہیں مگر مدینے کی یاد میں روتے ہیں۔

اے رضواں تیری جنت میں سوز و گداز بھی ہے
مدینہ کا سرکار رلاتا میں عشق ہے

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریف سے عشاق محبت کرتے ہیں نعلین شریف کا نقش اپنے سینے پر لگاتے ہیں اپنے عمامے میں سجاتے ہیں مدینے شریف کی کھجور کی گھٹلی کو تبرک کے طور پر رکھتے ہیں مدینے کی خاک کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں یہ سب عاشق ہونے کی علامت ہیں یہ باتیں دیوانگی کی اور محبت کی ہیں عقل والوں کی عقل دانی میں نہیں آتی

عقل والوں کے نصیب میں کہاں ذوقِ جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں

صحابہ کرام نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل عشق کیا جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے صحابہ کرام اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں کے ذریعے وہ مقدس پانی زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ ہتھیلیوں میں حاصل کر کے اپنے چہروں پر ملتے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر اقدس کے بالوں کا حلق کرنے کے لئے بیٹھتے تو صحابہ کرام دیوانہ وار چار سمت کھڑے ہو گئے اور اُن موئے مبارک کو زمین پر نہ گرنے دیا تبرک کے طور پر حاصل کیا۔ یہ ہے کامل عشق کہ آج اُن کا نام سنتے ہیں تو بے ساختہ زبان پر رضی اللہ عنہ جاری ہو جاتا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ایمان کی علامت و پہچان ہے جس کے دل میں محبت رسول نہیں اُس کا ایمان بھی نہیں۔

نادان جوان

اے نوجوان تو کسی مستی میں کھو گیا تو کس سے دل لگا بیٹھا تیرا دل کیوں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شکار نہیں ہوا یہ دل تو صرف اللہ عزوجل کی یاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا قرینہ ہونا تھا کیوں مجازی عشق میں کھو گیا یہ دل کسی کو دینے کے لئے نہیں ہے اس میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق موجیں مارنا تھا کیوں عارضی حسن کی پریوں کو دے دیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کے آگے حسن یوسف بھی کچھ اہمیت نہیں رکھتا مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کا حسن دیکھ کر اپنی انگلیاں کاٹ دیں۔ اگر وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتیں تو اپنی گردنیں کاٹ دیتیں آج بھی عشاق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ کے عشق میں اپنے سر کٹانے کے لئے تیار ہیں مصر کی عورتوں نے دیکھ کر انگلیاں کاٹیں عشاق بغیر دیکھے صرف آپ کے نام پر سر کٹانے کے لئے تیار ہیں۔

حسن یوسف پہ کٹی مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

اے نوجوان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جینے کی کوشش کرو۔ یہ ایسا عشق ہے کہ مر کر بھی بندہ حیات جاویدانی پاتا ہے مر کر بھی مرتا نہیں ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔

سرکار مدینہ ﷺ کے عشق میں جو مرتے ہیں
اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں ہزاروں میں

دل صرف سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے تیار کریں دل کسی کو نہ دیں۔

میری جان لے لو میرا مال لے لو دونیا کے ڈاکوؤں
دل نہ دونگا اس میں مدینے والے کی یاد ہے
رہے اُن کے جلوہ بسے اُن کے جلوے
میرا دل بنے یادگار مدینہ
شرف جس سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہے حسن افتخار مدینہ
حسن ہے اُسے ہر ساعت دو عالم
یہ دل ہو چکا ہے شکار مدینہ

عاشق ہو تو ایسا

اب ایک عاشق کا واقعہ پڑھتے ہیں کہ ایمان میں تازگی پیدا جائے گی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس راہ سے گزرتے کفار و مشرک کے کچھ آوارہ لڑکے راہ میں بیٹھے ہوئے ہوتے کبھی کبھی مذاق کرتے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے کچھ بھی نہ کہتے ایک مرتبہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے لڑکوں کی طرف مڑ کر دیکھا جیسے ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک لڑکے پر پڑی اُس لڑکے کی قسمت چمک گی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ اب وہ لڑکا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور آپ کے کردار کا عاشق ہو گیا۔ اب روزانہ اُسی راہ میں آ کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتا آپ کو دیکھتا تو اُس کو قرار آتا دن بہ دن آپ کے عشق میں بے قرار رہنے لگا اپنا عشق کسی کو بتا بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ وہ کفار کے سردار کا بیٹا تھا اُسی دوران وہ سخت بیمار ہو گیا طبیب آنے لگے مرض کی شناخت نہ ہو سکی۔ بالآخر مریض پر موت طاری

ہوگئی۔طبیبوں نے کہا اس کی آخری خواہش پوری کی جائے۔باپ بیٹے کے پاس آیا اور کہا بیٹا تیری کوئی خواہش ہو تو بتا؟ بیٹے نے کہا میری خواہش آپ پوری نہیں کر سکو گے۔باپ نے کہا بیٹا تیری آخری خواہش میں ضرور پوری کرونگا بیٹے نے کہا!

بقول شاعر

میں مریض مصطفےٰ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبوں
میری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

بابا جان ! مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا جائے باپ کو نا گوار گزرا۔مگر بیٹے کی خواہش پوری کرنی تھی۔باپ نے حکم دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ اُن کا ایک عاشق بیمار ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خبر سنتے ہی اپنے بیمار کی طرف آ گئے۔

سر بالیں اُسے رحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا تو بیمار کی بن آئی ہے

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عاشق کے سرہانے کھڑے ہیں جب اُس عاشق نے آنکھ کھولی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ دیکھا فوراً کہا یا رسول اللہ علیہ وسلم مجھے کلمہ پڑھایئے کلمہ پڑھ کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ آنکھوں میں جما کر آنکھیں بند کرلیں اور اُس کا انتقال ہو گیا۔

الٹی چال چلتے ہیں عقل والے
آنکھیں بند کرتے ہیں دیدار کے لئے
قبر میں تیری دید کا ارمان لے کر گیا
کون کہتا ہے میں بے سرو سامان گیا

اُس عاشق کے باپ نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کی ملت پر مرا ہے لہٰذا اس کا غسل کفن دفن آپ ہی کریں۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے غسل کفن دیا۔نماز جنازہ ہونے والی تھی کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پنجوں کے بل چل رہے تھے۔(پنجوں کے بل اُس وقت چلا جاتا ہے جب رش ہو) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پنجوں کے بل کیوں چل رہے ہیں حالانکہ جگہ کافی ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یہ مرنے والا ہمارے عشق میں جیتا تھا ہمارے عشق میں مرا

لہذا اس کی نماز جنازہ میں بے شمار فرشتے آئے ہیں مدینے کی گلیوں میں جگہ نہیں ہے۔

آپ کے عشق میں اے کاش کے روتے روتے
یہ نکل جائے میری جان مدینے والے
دولت عشق سے آقا میرے جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سرو سامان مدینے والے
عجم کی اے خدا آرزو ہے یہی
ہر عاشق زار کی آبرو ہے یہی
موت کے وقت سر اُن کے قدموں میں ہو
دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے

کامیاب شخص

آپ نے پڑھا دل سینے میں مچل گیا ہوگا کہ عشق حقیقی میں کتنا مزا ہے جیتے بھی شان سے ہیں اور مرتے ایمان پر ہیں۔ دنیاوی حسن کی پریوں سے عشق میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے بیوی بچوں دوست احباب والدین استاد سے محبت کریں لیکن دل نہ لگائیں جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر اولاد پیدا ہوتی تو آپ بہت محبت کرتے لوگوں نے پوچھا اے عثمان مخلوق سے اتنی محبت کرتے ہو تو آپ نے فرمایا میں محبت اس لئے کرتا ہوں کہ کل یہ مرجائیں گے تو ان کی موت پر صبر کرونگا اور اللہ عزوجل مجھے اجر دے گا۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے ماں باپ مال اولاد حتی کہ اپنی جان سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ کرے لہذا حقیقی عشق کریں مجازی عشق کے پیچھے اپنا وقت اپنی جوانی برباد نہ کریں۔ ویلنٹائن ڈے یہ کوئی اسلامی دن و اسلامی تہوار نہیں جس کی تفصیل آپ نے پڑھی یہ جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی بربادی کا سامان ہے ویلنٹائن ڈے کے دن لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو کارڈ پھول دیتے ہیں آہستہ آہستہ معاملہ بڑھتا ہے ملاقات تک معاملہ آتا ہے پھر کالا منہ ہوجاتا ہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے جہاں مرد اور عورت ہوتے ہیں (نامحرم) وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ اور پھر بربادی ہی بربادی شروع ہوجاتی ہے۔ لہذا محبت و پیار کا دن بنائے دین اسلام میں جو دن جو راتیں ہیں

اُن کو منائے سب خوشیوں کے مرکز کا دن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔14 فروری کے بجائے 12 ربیع الاول کا دن محبت و پیار خوشیوں کا دن ہے۔اس کو شریعت کے مطابق منانے کی کوشش کریں۔

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا
آیا اسی دن احمد مختار آگیا

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔غلط رسومات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی حیدرآباد کا مشن یہی ہے کہ عوام الناس کو بدعملی بدعقیدگی سے بچانا۔اللہ عزوجل ہمیں اپنی اس کوشش میں کامیاب فرمائے۔بزم کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔کتاب پڑھکر تمام حضرات اپنے اپنے انداز میں 14 فروری سے پہلے لوگوں کا ذہن بنائیں علماء کرام بیانات کے ذریعے مبلغ وعظ ونصیحت کے ذریعے عوام کو بیدار کریں۔انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔علماء کرام کہیں غلطی دیکھیں تو اصلاح کے لئے بزم سے رابطہ کریں۔انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں صحیح کرلیا جائے گا۔اور سگِ عطار و برکات کی کم علمی سمجھ کر معاف فرمادیں۔

سگِ عطار و برکات

محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ

۸ شوال المکرم ۱۴۲۸ ہجری

21 اکتوبر 2007 عیسوی

بروز اتوار